بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

انقلاب

دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی ایک لمبی داستان ہے مختلف ادوار میں جو تبدیلیاں رونما ہوئیں ان میں سے اہم تبدیلی فکری نظریاتی تہذیبی اور ثقافتی ہے جس کے دوررس نتائج سامنے آئے اور صدیوں اس کے اثرات دنیا پر رہے۔ دوسری تبدیلی کا تعلق زمین موسم اور ماحولیات سے ہے۔

انسان کی شعوری کوشش اور جدوجہد سے جو تبدیلی آتی ہے آج کی زبان میں اسے انقلاب کہا جاتا ہے لیکن اس کا زیادہ تر تعلق منصب' ثروت دولت اور سیاست سے ہے جس کے حصول کے لیے پرامن کوشش اور محنت کی بجائے دھونس دھاندلی اور زبردستی سے کام لیا جاتا ہے بدقسمتی سے آج ہمارا وطن بھی اسی فتنہ میں مبتلا ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے لفظ ''انقلاب'' اپنی معنویت کھو چکا ہے اب اس سے کیا کیا مراد لیا جاتا ہے احاطہ تحریر میں لاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

ہر ذی شعور اور دانش مند یہ بات جانتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا فکری' نظریاتی' تہذیبی اور ثقافتی انقلاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے برپا کیا اور چند سالوں میں ایک ایسی قوم ملت اور جماعت تشکیل دے دی جو عقیدہ' عبادات' معاملات اور اخلاقیات میں یکتا تھی اس تبدیلی اور انقلاب کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ قربانیاں' صبر و تحمل اور ایثار و قربانی شامل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت قائد' رہبر اور پیغمبر سب سے پہلے اپنا اسوہ حسنہ پیش کیا۔ قول و فعل میں یکسانیت آپ کا طرہ امتیاز تھا اپنی عملی زندگی بطور شہادت اور گواہی پیش کی جو فرمایا خود عمل کر کے دیکھا دیا آپ کے دعوے کی سچائی آپ کے کردار سے ہوتی تھی آپ نے اپنے تمام رفقاء و جانثاران کے درمیان کھلی کتاب کی طرح زندگی بسر کی اور آپ کی حیات طیبہ کے ایک ایک ورق کو صحابہ کھلی آنکھ سے پڑھتے تھے۔ آپ کا وجود مسعود اصحاب رسول کو نئی تازگی بخشتا تھا۔ دوسروں کو کھلاتے خود فاقہ کشی کرتے۔ دوسروں کی راحت کا سامان کرتے خود بے آرام ہوتے دوسروں کی خوشی کے لیے ان کے تمام غم اپنے دامن میں سمو لیتے۔ اس طرز عمل سے پھوٹنے والا انقلاب دائمی تھا۔ اور آپ تربیت پانے والے اصحاب نے اس انقلاب کو دنیا کے کونے کونے

میں پھیلا دیا یہی وجہ ہے کہ آج مشرق سے مغرب جنوب سے شمال عقیدہ توحید کی گونج سنائی دیتی ہے۔

دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جو اس انقلاب کی روشنی سے منور نہ ہوا ہو۔ اور حیران کن بات یہ ہے کہ اس انقلاب میں دنیا کا امن متاثر نہیں ہوا بلکہ اس انقلاب کے سائے میں رہنا باعث فخر اور سلامتی کی ضمانت بن گیا۔ ایسے ہوا من انقلاب کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے!

دوسری طرف جن انقلابات کی مثالیں دی جاتیں ہیں ان میں خون خرابہ دھنگا وفساد بدامنی لوٹ مار قتل وغارت شامل ہے لاکھوں بے گناہ اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مال اسباب سے محروم ہونے' چند لوگوں کی غلطیوں کی سزا پوری قوم کو دی گئی اور نتیجہ پھر وہی اگر پہلے چند گنتی کے لوگ ظلم وزیادتی کرتے تھے تو انقلاب کے بعد ان کی تعداد بڑھ گئی اور طریقہ واردات بدل گیا۔ اور بیچارے عوام پہلے بھی محروم تھے انقلاب کے بعد مزید محرومیوں نے ان کے گھروں میں ڈھیرے ڈال دیتے۔ پھر یہ سارے انقلاب محض دولت راحت آسائش اور حصول رزق کے لیے تھے۔ کوئی بڑا مقصد حاصل نہ کر سکے اور نہ یہ انقلاب انسانی مزاج میں تبدیلیاں لا سکا۔ اس کی سوچ فکر خواہشات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ وہ جہاں تھا وہیں کھڑا نظر آیا۔ بس فرق صرف یہ تھا کہ جن کو موقعہ ملا۔ وہ ظلم وزیادتی لوٹ مار کرتے رہے۔ اور جب دسرے کو موقعہ ملا تو بھوکے بھیڑیئے کی طرح معاشرے پر ٹوٹ پڑا اور تمام حدیں پار کر گیا۔ نہ اخلاق نہ زبان' نہ مال نہ عزت محفوظ رہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب اور دیگر انقلابوں میں یہی بنیادی فرق ہے۔

بدقسمتی سے آج پاکستان کی دہلیز پر بھی ایک انقلاب دستک دے رہا ہے جو حرص' طمع' لالچ' خود غرضی' جاہ اور منصب پسندی' خودنمائی' تکبر اور غرور سے بھرپور ہے۔ جو بداخلاقی' بدزبانی' ہرزہ سرائی' الزام تراشی کی نئی روایات کو جنم دے رہا ہے۔ اور نسل نو کے مزاج میں انقلاب برپا کر رہا ہے۔ انہیں توہین آمیز رویہ اختیار کرنے دوسروں کی پگڑیوں کو اچھالنے' عزت کو پامال کرنے اور گستاخانہ لہجہ کی تربیت دے رہا ہے۔ بلاشبہ ہمارا کل تبدیل ہوتا نظر آتا ہے۔ لیکن خوفناک اور بھیانک انقلاب اور تبدیلی کے نام پر دھرنے کے قائدین سے بچہ بچہ واقف ہے اور اب یہ بات زدعام ہے کہ جھوٹے مکار چالاک اور تضادات اور فکری انتشار کی اگر کوئی مثال ہے تو وہ عمران اور قادری ہیں' سچ اور حق ہے۔

اذا لم تستحي فاصنع ماشئت

جب حیاء اٹھ جائے۔ تو پھر کیا بیچ چوراہے بھی لباس اتر جائے کچھ نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ

اس انقلاب اور تبدیلی کی قیادت کرنے والے بدترین لوگ ہیں جن کے قول وفعل میں یکسانیت نہیں۔ جن کی گفتگو تضادات کا مجموعہ ہے فکری انتشار کی وجہ سے اپنی کسی بات پر استقامت نہیں۔ کرائے کے دماغ ہیں جو مفادات اور نفسی خواہشات کی تکمیل کے لیے استعمال ہو رہے ہیں' دشمنی میں اندھے' گونگے اور بہرے ہو چکے ہیں جارحانہ اور باغیانہ زبان کا استعمال کھلے عام ہو رہا ہے اور پوری ڈھٹائی سے لوگوں کو لوٹ مار' قتل وغارت پر اکسایا جا رہا ہے۔

سیاسی اور مذہبی قیادت کی جو تصویر اس وقت قوم کے سامنے ہے اس سے ہر عقل مند پناہ مانگتا ہے اور تین حرف بھیج رہا ہے کہ اس سے حیوان اچھے! عمران خان سے لوگوں کو بہت امیدیں تھیں کہ آئندہ جب اسے موقعہ ملا۔ یہ ضرور ملک وملت کے لیے کچھ سوچے گا۔ لیکن اچھا ہوا کہ قبل از وقت ایکسپوز (ننگا) ہو گیا اور لوگوں کو اس کی اصلیت معلوم ہو گئی ایسے ناداں اور احمق کو حکومت تو دور کی بات ڈرائیونگ سیٹ پر بھی نہیں بٹھانا چاہیے جو ضد اور ہٹ دھرمی کی نئی مثالیں قائم کر رہا ہے اس دھرنے سے بہت سی باتیں منظر عام آ گئی مثلاً عمران کی سیکولر سوچ کھلے عام مرد وزن کا اختلاط ناچ گانے اور بہت کچھ جسے لکھا نہیں جا سکتا۔ اور قوم کو معلوم ہو گیا کہ عمران دراصل کس طبقے کا نمائندہ ہے دوسری اہم بات جو پہلے سے بھی خطرناک ہے کہ اس پورے کھیل میں مرکزی کردار یونس گوہر ملعون ہے جو لندن میں بیٹھا عمران کی سپورٹ کر رہا ہے اس کے دھرنے میں اس کے بینرز لگے ہیں اور اس کا دعویٰ ہے کہ عمران تو محض پہلا قدم ہے اصل کام تو وہ خود کریں گے کیونکہ وہ غیر معمولی لوگ ہیں۔ بیت اللہ شریف کی توہین' دین اسلام پر تبرا' حج کرنے والوں کو گالیاں عرب ممالک کے ساتھ کھلی دشمنی کا بار بار اظہار کر رہا ہے یہ مرتد اور ملعون عمران کو استعمال کر رہا ہے اور اس کی ساری گفتگو سے ہر پاکستانی واقف ہے لیکن مجال ہے کہ عمران اس وقت ان لوگوں کے ہاتھ کٹ پتلی بنا ہوا ہے جو وطن دشمن ہیں اور پاکستان کو دنیا کے نقشے سے مٹانا چاہتے ہیں یقیناً ہر محبِّ وطن شخص کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔

رہے قادری صاحب تو ایسا شخص جو ذہنی مریض ہے قابل رحم ہے احساس کمتری میں مبتلا بزعم خویش شیخ الاسلام ہے۔ اسلام کا نمائندہ ہونے اور مذہبی پیشوائی کا دعوے دار ہے لیکن قدم قدم پر جھوٹ بول رہا ہے چند لمحوں کے فرق سے خود اپنی گفتگو سے انکار کر دیتا ہے۔ نسیان کا مرض لاحق ہے اسے خود معلوم نہیں کہ وہ پہلے کیا اعلان کر چکا ہے اور اب کیا کہنے جا رہا ہے جگ ہنسائی کا سامان فراہم کر رہا ہے اسلام اور مسلمانوں کی بدنامی کا باعث ہے اور قوم میں جھوٹ کا استعارہ قادری بن چکا ہے ''کوئی جھوٹ بولتا ہے تو

دوست اسے کہتے ہیں' قادری نہ بن بندہ بن!''

ایک سوال جو عام لوگ کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دھرنے سے کیا حاصل کیا' جو انقلاب یا تبدیلی کا دعوی کیا تھا وہ کہاں گیا؟ ظاہر میں ان کے مقدر اور نصیب میں ذلت اور رسوائی لکھی جا رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید رسوا کرے گا کیونکہ یہ دین دشمن لوگوں کا جتھہ ہے اور عمران قادری مذہب اور سیاست کے نام پر بدترین دھبہ ہیں جن کے کردار پر بہت کچھ کہا گیا اور لکھا گیا اور سچی بات تو یہ ہے کہ یہ حزب الشیطان ہیں۔

لہٰذا حکومت وقت سے استدعا ہے کہ وہ آئین اور قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کریں اور بدنام زمانہ گروہوں کو نکال بس کریں تاکہ امن وسلامتی کی ضمانت دی جا سکے۔

دینی مدارس اور طاہر القادری!

پاکستان میں گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے دو گروہ دارالحکومت اسلام آباد پر یلغار کیے ہوئے ہیں اور حکومت وقت کی ناک کے بالکل سامنے دھرنا دیئے ہوئے ہیں ان میں سے ایک گروہ کے لیڈر عمران خان ہیں۔ جبکہ دوسرے مسلح گروہ کے سردار طاہر القادری ہیں۔ دونوں لیڈر سارا دن آرام کرتے ہیں اور یقیناً مستقبل کی پلاننگ کرتے ہونگے اور سرشام اپنے کنٹینرز پر آ کر شرکاء سے خطاب کرتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں۔ ان کے مطالبات کیا ہیں اور ان کی گفتگو میں کس قدر تضاد بیانی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ قدم قدم پر جھوٹ اور کہہ مکرنی دائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ شرکاء بھی ان کے اس طرز تکلم پر حیران ہوتے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ کبھی ان کے چہروں پر شرم کے آثار ہوں۔ غالباً اس کا بڑا سبب ان لوگوں کی مصاحبت ہے جو جھوٹ گھڑنے اور بولنے کے چیمپئن ہیں اور ہمیشہ مفادات کی سیاست کرتے ہیں ان کے دائیں بائیں نظر آتے ہیں اور بوقت ضرورت لقمہ بھی دیتے ہیں دونوں لیڈروں کے منہ سے آگ برستی ہے۔ غصہ اور نفرت کی آگ میں جلتے نظر آتے ہیں اور موتوا بغیضکم کی عملی تصویر پیش کرتے ہیں۔

خاص کر ہم یہاں طاہر القادری کی بدحواسیوں کا تذکرہ کریں گے جو ڈیڑھ ماہ سے بے تکان بولتے چلے جاتے ہیں غالباً انہیں یہ گمان ہے کہ ان کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک حرف حق سچ کی آواز ہے اور پوری قوم ان کے پرجوش خطابات سے متاثر ہو کر سر کے بل اس نام نہاد انقلابی قافلے میں شریک ہو جائے گی۔ مخبوط الحواس طاہر القادری کے منہ سے جھاگ نکلتی ہے۔ اور غیظ وغضب کی ایسی صورت بنتی ہے کہ وہ ذہنی مریض لگتا ہے اس کی تضاد بیانی جھوٹ الزام تراشی اور گمراہ کن بیانات کا پول تو کئی ٹی وی چینلز